سوال

(66)تماکوکی بیع جائزہے یانہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حقہ پینا جایزہے یانہیں؟، اورتماکوکی بیع جائزہے یانہیں؟، اگرکسی شخص کوکوئی خاص تکلیف ہے وہ حقہ پیتا ہے اس کوآرام رہتاہے، اگرحقہ چھوڑدینا ہے تواسکوتکلیف مرض زیادہ ہوجاتی ہے، اس کےلیے جائزہے یانہیں؟

(سائل محمد شریف ولدچودھری محمداسماعیل، ہری پورامرتسر،پنجاب)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حقہ پیناناجائزہے۔حقہ پینے سے سرچکرانے لگتاہے، حواس مختل ہوجاتے ہیں پینےوالاچکراوراختلال حواس کی وجہ سے چلنے اورکھڑے ہونے سے عاجزہوجاتاہے اوراعضاء میں فتور پیداہوجاتاہے غرض یہ کہ یہ سخت مضراورنقصان دوچیزہے۔

’’عن أم سلمة قالت: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكرومفتر،، (مسنداحمدوابوداوٗد"کتاب الاشربة باب النهی عن السکر(3676)4/90.)اورآں حضرتﷺ نے فرمایاہے: ’’ألاإن كل مسكرحرام، وكل مفتروكل مخدرحرام، عون المعبود139/10بحوالہ کنزالعمال).

’قال: ابن ارسلان (فی شرح السنن: المفتر...... كُلُّ شَرَابٍ يُورِثُ الْفُتُورَوَالْخَدَرَفِي أَطْرَافِ الْأَصَابِعِ وَهُوَمُقَدِّمَةُ السُّكْرِوَعَطْفُ الْمُفْتِرِعَلَى الْمُسْكِرِيَدُلُّ عَلَى الْمُغَايَرَةِبَيْنَ السُّكْرِوَالتَّفْتِيرِلِأَنَّ الْعَطْفَ يَقْتَضِي التَّغَايُرَبَيْنَ الشَّيْئَيْنِ فَيَجُوزُحَمْلُ الْمُسْكِرِعَلَى الَّذِي فِيهِ شِدَّةٌ مُطْرِبَةٌوَهُوَمُحَرَّمٌ يَجِبُ فِيهِ الْحَدُّ وَيُحْمَلُ الْمُفْتِرُعَلَى النَّبَاتِ كَالْحَشِيشِ الَّذِي يَتَعَاطَاهُ السَّفِلَةُ،قَالَ الْخَطَّابِيُّ الْمُفْتِرُكُلُّ شَرَابٍ يُورِثُ الْفُتُورَوَالرَّخْوَةَفِي الْأَعْضَاءِ وَالْخَدَرَفِي الْأَطْرَافِ وَهُوَمُقَدِّمَةُ السُّكْرِوَنَهَى عَنْ شُرْبِهِ لِئَلَّايَكُونَ ذَرِيعَةًإِلَى السُّكْرِ

وحكى العراقى وبن تَيْمِيَّةَ الْإِجْمَاعَ عَلَى تَحْرِيمِ الْحُشَيْشَةِوَأَنَّ مَنِ استحلها كفر) (عون المعبود127/1289/10).

قال الشوكانى فى الفتح الربانى: ’’الأصل الذي شهدله القرآن الكريم، والسنة المطهرة هوأن كل مافى الأرض حلال، ولايحرم شيء من ذلک إلابدليل خاص كالمسكر، والسم القاتل، ومافيه ضرر عاجل أوآجل كالتراب ونحوه، ومالم يردفيه دليل خاص فهوحلال استصحابًا للبراءة الأصلية، وتمسكًا بالأدلة العامة كقوله تعالى: {هوالذي خلق لكم مافى الأرض جميعا،، (البقره: 29).

وقال شيخنا العلامه المباركفورى فى شرح الترمذى 3/40: ’’لاشک فى أن الاصل فى الأشياء الإباحة، لكن يشترط عدم الإضرار، أماإذاكانت مضرة فى الآجل أوالعاجل فكل ثم كلا، وقد أشارالى

ذلک الشوکانی بقولہ : ولامن جنس مایضر آجلا او عاجلا، وأکل التنباک وشرب دخانہ مضربلامریۃ، وأضرراہ عاجلا، ظاہر غیر خفی، وإن کان لأحد فیہ شک، فلیأکل منہ وزن ربع درہم اوسدسہ، ثم لینظر کیف یدور رأسہ وتتخلل حواسہ وتتقلب نفسہ، بحث لایقدر علی أن یفعل شیئا من أمور الدنیا أوالدین، بل لایستطیع أن یقوم أویمشی، ومابذا شأنہ فہو مضر بلاشک، قال : وإذا عرفت ہذا ظہر لک أن اضرارہ عاجلا، ہوالدلیل علی عدم إباحۃ أکلہ وشرب دخانہ ۔،، انتہی

اور جس چیز کا کھانا اور پینا ناجائز اور ممنوع ہو اس کا بیچنا بھی ناجائز ہے ۔ آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''قاتل اللہ الیہود، إن اللہ لما حرم شحومہا، جملوہ ثم باعوہ فأکلوا ثمنہ ،، (بخاری مسلم عند جابر" بخاری کتاب البیوع باب بیع المیتۃ والاصنام 3/43، مسلم کتاب المساقاۃ باب تحریم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام (1581) 3/127.) اور ارشاد ہوا : لعن اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم، فباعوہا وأکلوا أثمانہا، إن اللہ إذا حرم علی قوم أکل شئی، حرم علیہم ثمنہ ،، (احمد وابوداؤد عن ابن عباس)

قال الشوکانی : '' حدیث ابن عباس فیہ دلیل علی إبطال الحیل والوسائل إلی المحرم، وأن کل ماحرمہ اللہ علی العباد، فبیعہ حرام التحریم ثمنہ ،، (نیل الاوطار 5/237)، اور ناجائز اور ممنوع چیز سے علاج اور دوا کرنا بھی ناجائز ہے، آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''إن اللہ أنزل الداء والدواء ، وجعل لکل داء دواء ، فتداووا ، ولاتتداووا بحرام ،، (ابو داؤد عن ابی الدرداء) مفصل بحث دلیل الطالب الی ارجح المطالب ص : 436 مصنفہ علامہ نواب سید صدیق حسن خاں میں ملاحظہ کیجئے

کتبہ : عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری المدرس بمدرسۃ دار الحدیث الرحمانیہ بدہلی

''شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری صاحب مرعاۃ المفاتیح تماکو سے متعلق ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں : زردہ ، تماکو کھانا پینا، اس کا منجن استعمال کرنا یا ناک میں اس کا سڑکنا اور سونگھنا میرے نزدیک جائز نہیں ہے، اور نہ اس کی تجارت کرنی ٹھیک ہے ۔

اولاً : اس لیے کہ اس کا استعمال تمام اطباء کے نزدیک بالاتفاق مضر صحت ہے، اور صحت کو خراب کرنے والی چیزوں کا استعمال شرعاً حرام ہے ۔

ثانیاً : اس لیے کہ تماکو کھانے اور پینے والے کے منہ میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے اور جس سے اپنی بغل میں کھڑے ہونے والے نمازی کو اذیت وتکلیف پہنچتی ہے، نیز مسجد میں ایسی بدبو دار چیز کے ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہے ۔

ثالثاً : اس کو وجہ سے کہ تماکو کا استعمال کھلا ہوا اسراف وتبذیر ہے، اور اسراف اور تبذیر شرعاً حرام ہے ۔

رابعاً : اس لیے کہ تماکو کھانا پینا بدن میں سستی اور سر میں چکر اور عقل میں فتور نیز خدر (بے حسی) کا اثر پیدا کرتا ہے، اور آنحضرت ﷺ نے مسکر کی طرح مفتر سے بھی منع فرمایا ہے ۔ حدیث میں ہے : ''نہی عن کل مسکر ومفتر،، ۔

جو مولوی صاحبان بڑی سگریٹ اور حقہ پیتے ہیں، یا پان کے ساتھ زردہ تماکو کو استعمال کرکے، عورتوں کی طرح اپنا منہ اور ہونٹ لال کرتے ہیں، اور ادھر اُدھر ، یہاں وہاں پیک تھوک کر زمین لال کرتے ہیں اور گندگی پیدا کرتے ہیں ۔ وہ اپنے فتوے اور عمل کے ذمہ دار ہیں ۔ ھداھم اللہ تعالی

ھذا ماظھر لی والعلم عند اللہ املاہ عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری 26 7 1407ھ مذاکرہ علمیہ اہل سنت والجماعت

فاضل اڈیٹر دام اقبالہ نے اخیر شعبان 1334ھ کے پرچہ ''اہل حدیث ،، میں ''اہل السنۃ والجماعۃ ،، کے لقب کی نسبت ایک تاریخی سوال درج فرمایا ہے، منشا سوال یہ کہ یہ لقب کب شائع ہوا؟ اور کس کے مقابلہ میں بولا گیا؟ ۔

الجواب : یہ لقب (اہل سنت والجماعۃ) پہلی صدی کے خاتمہ پر اس جماعت کے لقب مشہور ہوا، جو فرقہائے ضالہ مستحدثہ کی تردید اور مخالفت پر نہایت زوروں سے مستعد تھی، اور چوں کہ یہ جماعت ظاہر سنت کی پابندی اور جماعت صحابہ کی روش کی دلدادہ تھی، اس لیے اس کا نام (اہل السنۃ والجماعۃ) ہوا ۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ فرقہائے ضالہ ، صحابہ کرام کے زمانہ ہی می پیدا ہوچکے تھے ، اور فرقہ گمراہ نیا پیدا .... بصرہ میں معبد جہنی نے تقدیر کا انکار کیا اور ایک جماعت اس کی تابع ہوگئی ۔ یحیی بن یعمر وغیرہ نے مدینہ جاکر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی خیالات کو پیش کیا ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نہایت زوروں سے ان کی تردید کی اور بے دین بتایا ، اوراستدلال میں حضرت عمر کی طویل حدیث پیش کی ۔ یہ سب واقعات صحیح مسلم کتاب ایمان کی پہلی ہی روایت میں موجود ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرقہائے ضالہ کے مقابلہ میں جوجماعت سینہ سپر تھی ، وہ ظاہر سنت اور روش صحابہ کو مضبوط پکڑے ہوئے تھی ، اور مقابلہ کی وجہ سے ''اہل السنہ والجماعۃ ،، مشہور ہوئی ۔

ہوتا کوئی نہ کوئی لقب اور نام اوس کا مشہور ہوجانا ، معبد جہنی اور اس کے اتباع کا تقدیر سے انکار کرنا ۔ یہ باعث ہوا ان کے قدریہ کہے جانے کا ، واصل بن عطاء کا امام حسن بصری کی مجلس سے کنارہ کش ہونا اور امام حسن بصری کا ''واعتزل عنا ، کہنا ، یہ باعث ہوا ان کے معتزلہ کہے جانے کا (حالاں کہ معتزلہ اپنے کو ''اہل العدل والتوحید ، کہتے ہیں) رافضیوں کی وجہ تسمیہ ''رفض شیخین ،، ہے وعلی ھذالقیاس ۔ ان سب بدعتی فرقوں کے مقابل جوجماعت تھی ، اوس کا نام اہل السنہ والجماعۃ تھا ۔

علامہ ابن حزم المتوفی 456ھ کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل (2 11) میں لکھتے ہیں : فرق المقرین بملّة الإسلام خمسة وہم أہل السّنة والمعتزلة والمرجئة والشیعة والخوارج ثم افترقت کل فرقة من ہذہ علی فرق وأکثر افتراق أہل السّنة فِي الفتیا ونبذ یسیرة من الاعتقادات سننبہ علیہا إن شاء اللہ تعالی ثم سائر الفرق الأربعة الّتي ذکرنا ففیہا ما یخالف أہل السّنة الخلاف البعید وفیہم ما یخالفہم الخلاف القریب ،، .

''ملت اسلام کے نام لینے والے فرقے پانچ ہیں ، اور وہ : اہل سنت ، معتزلہ ، مرجئہ ، شیعہ اور خوارج ہیں ۔ پھر یہ فرقے خود متفرق ہوئے ، یعنی ان میں بہت سے ضمنی فرقے پیدا ہوئے ۔ لیکن اہل سنت کا اکثر افتراق فتاویٰ میں ہوا ، اور کچھ تھوڑا سا اعتقادات میں ۔

پھر بقیہ چار فرقے جو اہل سنت کے مقابل ہیں جن کا ہم سے ذکر کیا ، ان میں بعض تو اہل سنت سے اختلاف قریب رکھتے ہیں بعض اختلاف بعید ،، ۔

اور علامہ ابن حزم آگے لکھتے ہیں :

''وأہل السّنة الّذین نذکرہم أہل الحق ومن عداہم فأہل البدعة فإنّہم الصّحابة رضي اللہ عنہم وکل من سلک نہجہم من خیار التّابعین رحمة اللہ علیہم ثم أصحاب الحدیث ومن اتبعہم من الفقہاء جیلاً فجیلاً إلی یومنا ہذا أو من اقتدی بہم من العوام فِي شرق الأرض وغربہا رحمة اللہ علیہم ،، (الملل والنحل 2/113).

''جماعت اہل السنہ جن کا ہم ذکر کریں گے ، وہ تو اہل حق ہیں ۔ اور ان کے ماسوا اہل بدعت ہیں ، پس سنت ہیں اور وہ جماعت صحابہ ہے اور جو ان کے طریقہ پر چلے تابعین کے اچھے لوگوں میں سے رحمہم اللہ ، پھر اصحاب حدیث ہیں ۔ اور جو ان کے متبع ہوئے آج تک فقہاء سے ، ایک قوم بعد ایک قوم کے ، اور جو عوام ان کی روش پر چلے پچھم اور یورپ کی زمین ہیں ،، ۔

توضیح تلویح مطبوعہ نول کشور ص : 254 ، میں ہے :

''أہل السنة والجماعة ، وہم الذین طریقتہم طریقة الرسول ،، یعنی اہل سنت والجماعت وہ لوگ ہیں جن کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کا طریق ہے ،، ۔

حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ غنیۃ الطالبین (مطبوعہ لاہور) میں فرماتے ہیں : ''فعلی المومن إتباع السنة والجماعة ، فالسنة : ماسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، والجماعة : ما اتفق علیہ أصحاب رسول اللہ '' ، یعنی ''پس مومن کو لازم ہے تابعداری کرنا سنت اور جماعت کی ، پس سنت وہ ہے : جس کو مسنون کیا رسول اللہ ﷺ نے ، اور جماعت وہ ہے : جس پر اتفاق ہوا اصحاب رسول اللہ کا '' ۔

ان عبارتوں سے واضح ہے کہ وہ جماعت جو ظاہر سنت رسول اللہ کی پابند تھی اور جماعت صحابہ کے روشن پر تھی اور رافضیوں ، خارجیوں معتزلہ ، مرجیہ اور گمراہ فرقوں کے خلاف سینہ سپر تھی وہ ''اہل سنت والجماعت ،، کہی گئی ۔

اس سے زیادہ واضح شرح عقائد نسفی کی عبارت ہے : ''ہذا ہو کلام القدماء ، معظم خلافیاتہ مع الفرق الاسلامیۃ خصوصا المعتزلۃ ، لأنہم أول فرقۃ اسسوا قواعد الخلاف ، لما ورد بہ ظاہر السنۃ ، وجری علیہ جماعۃ الصحابۃ فی باب العقائد ،، یعنی : قرآنی وظاہری سنت سے مخالفین کی تردید کرنا) قدماء کا کلام ہے ۔ اوربڑی مخالفت اس فرقہائے اسلامیہ کے ساتھ تھی با لخصوص معتزلہ کے ساتھ ، کیوں کہ یہی اول فرقہ ہے جس نے ظاہر سنت کے خلاف میں ، اورجماعت صحابہ جس روشن پر چلی تھی ، اس کے خلاف میں اپنے قواعد کی تاسیس عقائد کے باب میں کی '' ۔

حاشیہ میں ہے : ''لعل وجہہ أن سائر الفرق غیر المعتزلۃ وإن خالفوا ماورد بہ ظواہر السنۃ ، لکنہم لم یشیروا ولم یؤسسوا أصول الخلاف کمال التاسیس ،، ۔ اگرچہ ظاھوار سنت کے مخالف تھے ، لیکن انھوں نے اصول خلاف اوراس کے قواعد کی تاسیس نہ کی تھی ،، ۔ (بخلاف معتزلہ کے) ۔

شرح عقائد نسفی اوراس کے حاشیہ سے ہم کو صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ معتزلہ جو پہلی صدی کے اخیر میں پیدا ہوئے اورقدریہ ، جھمیہ ، مرجیہ ، رافضیہ ، وغیرہ یہ سب ظواھر سنت کے مخالف تھے ۔ اگرچہ ظواھر سنت کے مخالفت میں اپنے اصول وقواعد کی تاسیس پہلے پہل معتزلہ نے کی ، اوریہ سب فرقے جماعت صحابہ کی روش کے خلاف تھے ۔ اگرچہ ظواہر سنت کے مخالف میں اپنے اصول وقواعد کی تاسیس پہلے پہلی معتزلہ نے کی ، اوریہ سب فرقے جماعت صحابہ کی روش کے خلاف تھے ۔ پس جوجماعت ظواہر سنت کی پابنداورجماعت صحابہ کی روشن پر تھی ، وہی ''اہل سنت والجماعت ،، کہی گئی ۔

اصل میں یہ لقب ماخوذ ہے حدیث : ''ماانا علیہ واصحابی ،، سے جوبرابرایک فرقہ ظواہر سنت اورروش جماعت صحابہ کے ساتھ تمسک کرنے والوں کا چلا آتا ہے ۔ محمد بن سیرین جو33ھ میں پیدا ہوئے اورحضرت انس بن مالک کے غلام تھے ۔ جنہوں نے 110ھ میں وفات پائی ، ان کا یہ فرمانا ''لم یکونوا یسئلون عن الإسناد ، فلما وقعت الفتنۃ ، قالوا : سموا لنا رجالکم ، فینظر إلی أہل السنۃ فیؤخذ حدیثہم ، وینظر إلی أہل البدع ، فلا یوخذ حدیثہم ،، (مقدمہ مسلم 1/15)-

''پہلے لوگ (حدیث کے لینے میں) اسناد کا سوال نہیں کرتے تھے ۔ لیکن جب سے فتنہ واقع ہوگیا تو کہنے لگے : اپنے اسناد کے رجال بتاؤں ، پس دیکھتے کہ اگر وہ رجال اہل سنت ہیں پس حدیث لیتے ، اوراگر دیکھتے کہ اس کے رجال اہل بدعت ، روافض ، خوارج ، معتزلہ ، مرجیہ ہیں توان کی حدیثیں نہ لیتے ،، ۔

ہمارے اس دعوے پرشہادت بین ہے کہ یہ لقب متمسکین بالسنۃ وعاملین بالسنۃ کا ، جواہل حق تھے ، جواہل بدعت فرقوں کے مقابل تھے برابر چلا آتا ہے ۔ اگر اس کے متمیز طریقہ پراطلاق کا پتہ پہلی صدی کے اخیر تک چلتا ہے ، لیکن گمراہ فرقوں کی ابتدا پہلی صدی کے وسط سے ہوئی ، اس لیے ضروراس جماعت حقہ کا لقب بھی ان گمراہ فرقوں کے مقابل میں اسی ظواہر سنت کی پابندی سے اہل سنت متمیز ہوا ۔

شرح عقائد نسفی اورتوضیح وتلویح وغیرہ کی عبارتوں سے اہل سنت والجماعت کہے جانے کی وجہ بھی معلوم ہوئی کہ ظواہر سنت کی پابندی اوراس کی تائید کرنے کی وجہ سے اہل سنت کہے گئے ۔ اورجماعت صحابہ کی روش اختیار کرنے سے اہل السنۃ والجماعۃ لقب ہوا ۔ علامہ ابن حزم کی عبارت سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ یہ جماعت صحابہ اورخیارتابعین اور اہل حدیثوں کی ہے ۔ اورفقہا ان کی روش پرچلے اورقوم بعد قوم جوعوام ان کے طریقہ پرچلے آئے سب اہل سنت والجماعت کہے گئے ۔

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا تقلید شخصی کا رواج جماعت صحابہ کی روش کے موافق ہے ؟ ، چوں کہ تقلید شخصی کا رواج چوتھی صدی میں ہوا ، اورزمانہ خیر القرون میں اس کا وجود نہ تھا ۔ اس لیے کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ تقلید شخصی کا وجود بلاشبہ اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے اوراس لقب کے مستحق حقیقت میں اہل حدیث نہ ہیں نہ حضرات مقلدین ۔

ہم نے مانا کہ ائمہ اربعہ کے مقلدین زمانہ مشہود لہا بالخیر میں نہ تھے ، لیکن جب سے ان کا وجود ہوا اپنے ائمہ کی اقتداء میں فرقہ ضالہ کی تردید میں مشغول ہیں ۔ اس لیے یہ اس لقب اہل سنت والجماعت کے مستحق ہیں ۔ لیکن خوداس تقلید شخصی کا وجوب ماننا اوراس پرجمود اختیار کرنا ، اس لقب سے بعید کردیتا ہے ۔

افسوس ہے ان جامدین علی التقلید پر ، جواس لقب کا مستحق اپنے ہی کو یقین کرتے ہیں ، اروجماعت اہل حدیث کواہل سنت والجماعت سے خارج یقین کرتے ہیں ۔ ان کی خدمت بحز

اس مصرعہ بر عکس نام نہند دزنگی کافور کے اور کیا عرض کیا جائے۔

عبدالسلام مبارکپوری (جرید اہل حدیث امرتسرج: ش: 49 13،50 اکتوبر1916ء 15ذی الحجہ1334ھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 162

محدث فتویٰ